تنفیرِ عوام سے بچئے (قسط اول)

مدنی مشوروں کے مدنی پھول

جولائی - 2024

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تکفیرِ عوام سے بچئے (قسط اول)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ تو اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُود پڑھتے ہیں تو قیامت کے دن وہ مجلس اِن کے لیے باعثِ حسرت ہو گی۔(اللہ پاک) چاہے تو اِن کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (1)

بچیں بے کار باتوں سے، پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مُعاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کر دی (یعنی طویل قراءت کی) یہ دیکھ کر ایک شخص الگ ہوا، اس نے سلام پھیر کر اکیلے نماز پڑھی اور چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: اے فلاں! کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کی

(1)...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ص 779، حدیث: 3380، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)...وسائل بخشش (مرمّم)، ص 99 مکتبۃُ المدینہ

قسم ایسا نہیں ہے اور میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں اس معاملے کی خبر دوں گا۔ چنانچہ وہ شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ ! ہم لوگ اونٹ والے ہیں، دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذ نے نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اے معاذ! کیا تم فتنہ (لوگوں کو آزمائش میں) ڈالنے والے بننا چاہتے ہو؟ جب لوگوں کی امامت کراؤ تو ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾، ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾، ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ اور ﴿وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى﴾ پڑھا کرو۔“(1)

پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی اور اس کا حُسن ہے کہ یہ ”دینِ فطرت“ ہے یعنی یہ انسانی فطرت کے مطابق ہے اور اس کی رعایت کرتا ہے، اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ آپ نے دیکھا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کس طرح اپنے ایک صحابی کی تربیت فرمائی کہ اگر بہت بڑی سورت پڑھنے سے لوگوں کو مشقت اور تکلیف ہو رہی ہے تو آپ لوگوں کو آزمائش میں کیوں مبتلا کر رہے ہو، بلکہ آپ نے انہیں چھوٹی سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

آسانیاں پیدا کرو نہ کہ مشکلات

اسی طرح رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک فرامین سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو بلاوجہ مشکلات میں ڈال کر انہیں متنفّر نہ کرو بلکہ جہاں تک ہو سکے آسانی ہی دو جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1)...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی العشاء، ص177، حدیث:178-(465)

اپنے صحابہ میں سے کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو ارشاد فرماتے: ”بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا یعنی خوشیاں بانٹو نفرتیں نہ پھیلاؤ اور آسانیاں پیدا کرو مشکلات نہیں۔“(1)

اِکْمَالُ الْمُعْلِم شرح صحیح مُسلم میں ہے کہ اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حضرت معاذ اور حضرت ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ عنہما کو یمن کی طرف بھیجتے وقت یہ فرمانا کہ تم آسانیاں پھیلانا، تنگیاں نہ بانٹنا، خوشخبریاں سنانا، نفرتیں نا بانٹنا، ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور آپس میں اختلاف نہ کرنا“ اس فرمانِ مبارک میں (اس بات کی طرف اشارہ ہے) کہ تمام معاملات میں آسانی بانٹنے والے، لوگوں پر نرمی کرنے والے اور لوگوں کو ایمان کے قریب کرنے والے اُمور کو اپنانا ضروری ہے اور سختی کرنے والے اور لوگوں کے دلوں میں نفرت پھیلانے والے کاموں کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ خاص طور پر اُن افراد کے معاملے میں جو اس کی ذمہ داری میں ہوں۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! ہر وہ شخص جو کسی نہ کسی انداز میں مسلمانوں کے اُمور کا ذمہ دار ہے، چاہے وہ حاکم ہو، افسر ہو، مذہبی رہنما یا دین کا مبلغ ہو، مسجد کا امام ہو، یا پھر ایک خاندان کا سربراہ ہو الغرض ہر وہ شخص جو کسی نہ کسی انداز میں مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار ہو اس کے لئے اس حدیثِ پاک میں بے شمار مدنی پھول موجود ہیں۔

بعض اوقات کچھ اُمور جنہیں چھوڑ دینا گناہ نہیں ہوتا یعنی وہ فرض، واجب، یا سنتِ مؤکدہ نہیں ہوتے ان اُمور میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

(1)...مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب فی الامر بالتیسیر...الخ، ص689، حدیث:1732، دار الکتب العلمیہ

(2)...اکمال المعلم بفوائد مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب في الامر والتیسیر ... الخ، 6/37، تحت الحدیث 1733 دار الوفا

ان معاملات میں ایسی شدت اور سختی نہ کی جائے جو مشقت اور بوجھ بن جائے نیز اگر ان اُمور کو کرنے سے مسلمانوں میں نفرت پھیلے، افتراق و انتشار اور فتنے کی فضا پیدا ہو تو پھر انہیں چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لوگوں کو منافرت سے بچانا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ لکھتے ہیں:

جب کسی ایسے کام سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جَنَم لینے لگے جس کا کرنا فرض، واجِب یا سُنَّتِ مُؤکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک کرنا ہو گا اگرچِہ افضل و مُستَحب ہو۔ چُنانچِہ ایک مقام پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ مسلمانوں کے اتّحاد کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کیلئے فرماتے ہیں: "لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دلجوئی) اور ان کو مُجتَمِع (مُتَّحِد) رکھنے کے لئے اَفضل کو ترک کرنا انسان کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبیِّ کریم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بیتُ اللہ شریف کی عمارت کو اس لئے حضرت سیِّدُنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃُ والسَّلام کی بنیادوں پر قائم رکھا تاکہ نو مسلم ہونے کی وجہ سے (اہلِ قریش) اس کی نئی بنیادوں پر (کی جانے والی) تعمیر کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ تو آپ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اجتِماع (اِتّحاد) کو قائم رکھنے کی مَصلَحت کو مُقدَّم سمجھا[1]۔[2]

دعوتِ دین میں منافرت سے بچیں

علماء و مبلغین اور عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اس

---

(1)...فتاویٰ رضویہ، 7/680

(2)...ذکر والی نعت خوانی، ص6، 7

بات کو ذہن میں بٹھالیں کہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے میں ایسا انداز اختیار نہ کریں جو لوگوں کو دین سے دور کر دے۔ اللہ رَبُّ العالمین قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (النحل:125)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

اسی طرح اللہ پاک نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے یہ تعلیم فرمائی:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى (طٰہٰ:44)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو تم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید وہ نصیحت قبول کر لے یا (اللہ سے) ڈر جائے۔

علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی گناہگار مسلمان کو نصیحت کرنے میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ و خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس گناہگار مسلمان کی تَذلیل و تحقیر اور اس کی بے آبروئی و رُسوائی نہ کی جائے، نہ اس کو ایسے تلخ و دُرُشت لہجے میں ڈانٹ پھٹکار کر نصیحت کی جائے کہ اس غریب کو ندامت و شرمندگی سے عرق عرق ہو جانا پڑے۔[1]

ایک مذہبی شخص کے تلخ لہجے اور ڈانٹ کا اثر

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں ایک بار سینکڑوں کلومیٹر کا طویل سفر کرنے کے بعد ایک مذہبی شخصیت سے

(1)...نوادر الحدیث المعروف منتخب حدیثیں، ص53

ملاقات کے لیے پہنچا۔ یہ وہ شخصیت تھی جن کی عاجزی کے انداز نے متاثر کر کے مجھے سفر کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ میں اور کچھ دوسرے لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں موجود ایک شخص نے نہ جانے ان سے کیا بات کی کہ وہ شدید غصے میں آگئے اور غصہ کی وجہ سے کانپنے لگے۔ مجھے یاد نہیں کہ اس شخص نے کیا بولا تھا لیکن اس کو ایسا جھاڑا گیا کہ وہ بے چارہ نہ کچھ بولنے کا رہا نہ سننے کا۔ اس واقعے کے بعد وہ شخص تو اُن سے بدظن ہوا یا نہیں لیکن میں ضرور بدظن ہو گیا کیونکہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر سب کے سامنے اُس بیچارے نے ایسا کیا بول دیا تھا کہ اس کو جھاڑ دیا اور ایسا ڈانٹا کہ اُس کی حالت خراب ہو گئی۔ اگر واقعی اس نے کوئی بھول کی تھی تو اسے الگ سے بھی سمجھایا جاسکتا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ کبھی میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ اس بات سے میرا دل ٹوٹ گیا تھا کہ یہ کیسا طریقہ ہے؟ انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ سب باتیں یہاں بتائی بھی نہیں جاسکتیں، یہاں تک کہ اُس کو داڑھی نہ ہونے پر بھی لَتاڑا کہ تیری داڑھی تو ہے نہیں، وغیرہ وغیرہ۔ نیکی کی دعوت دینے کا یہ طریقہ نہیں ہوتا...! اس انداز میں تو اگر آپ کسی بے نمازی کو بولیں گے تو اگر وہ جمعہ کی نماز پڑھتا ہو گا تو وہ بھی چھوڑ دے گا۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! تکفیرِ عوام کا سبب بننے والے کچھ مزید اسباب اور مثالیں ان شاء اللہ الکریم آئندہ مشورے کے بیان میں سنیں گے۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(1)...مدنی چینل پروگرام: دلوں کی راحت، قسط نمبر: 1